فصلِ بہار

قرآن اکیڈمی میں قرآنی علوم و معارف کے انوار کی بارش

_____ جمیل الرحمٰن _____

نومبر ۹۷ء کے حکمت قرآن میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی پچیس سالہ رپورٹ شائع کی گئی تھی۔ رپورٹ کی اشاعت کے بعد کراچی سے محترم شیخ جمیل الرحمن صاحب نے توجہ دلائی کہ اس مفصل رپورٹ میں دورۂ ترجمہ قرآن کا ذکر موجود نہیں ہے' جسے دعوت رجوع الی القرآن کے ایک اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ اس تسامح کی کسی قدر تلافی کے طور پر ذیل میں محترم شیخ صاحب ہی کی مرتب کردہ دورۂ ترجمہ قرآن کے اولین پروگرام کی رپورٹ شائع کی جا رہی ہے' جو اگست ۱۹۸۴ء کے "میثاق" میں شائع ہوئی تھی۔

امت مسلمہ اس امر پر متفق ہے اور اس پر اجماع ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر سب سے پہلی وحی سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات کی شکل میں نازل ہوئی : ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝﴾ ان آیات میں دو مرتبہ لفظ اِقْرَاْ آیا ہے جس کے معنی ہیں "پڑھ"۔ قَرَأَ یَقْرَأُ سے یہ فعل امر ہے۔ اسی سے فعلان کے وزن پر لفظ "قرآن" بنا۔ یعنی "سب سے زیادہ پڑھی جانے والی شے"۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے اس وصف اور اسم صفت ہی کو اپنی کتاب مبین کا سب سے زیادہ مشہور و معروف بلکہ اسم علم "القرآن" قرار دے دیا۔ اس کتاب حمید کے متعدد صفاتی نام اور بھی ہیں' لیکن اس کا اسم علم "القرآن" ہی ہے اور پوری دنیا یہ تسلیم کرتی ہے جس میں یگانے بھی شامل ہیں اور بیگانے بھی' جس میں اس کتاب پر ایمان رکھنے والے بھی ہیں اور اس کے وحی الٰہی ہونے کے منکر بھی کہ قرآن ہی دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ یہ شرف صرف قرآن ہی کو حاصل ہے کہ یہ کتاب اس پر ایمان رکھنے والوں میں سے لاکھوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور دنیا میں جہاں بھی معتدبہ تعداد میں مسلمان بستے ہیں وہاں ہر سال رمضان المبارک میں ہزاروں حفاظ تراویح میں پورا قرآن سناتے ہیں اور لاکھوں سے بھی متجاوز قرآن کی تلاوت سنتے ہیں۔ ان

خصوصیات میں کوئی کتاب بھی قرآن مجید کی شریک و سہیم نہیں ہے۔

لیکن اپنی جگہ یہ بھی واقعہ ہے جو حد درجہ افسوسناک بھی ہے کہ اول تو اس کتاب کے منزل من اللہ ہونے پر ایمان رکھنے والوں کی عظیم اکثریت عربی زبان سے نابلد ہے' جبکہ قرآن حکیم کی زبان عربی ہے۔ دوسرے یہ کہ جن کی زبان عربی ہے یا جو عربی سے بخوبی واقف ہیں' ان کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو محض ایک کتاب مقدس کا مقام دے رکھا ہے اور وہ محض اس کی تلاوت و قراءت پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور اسی کو باعث اجر و ثواب سمجھتے ہیں' جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ ھُدًی لِلنَّاسِ ہے۔ انفرادی و اجتماعی زندگی کا کوئی پہلو' کوئی گوشہ اور کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کیلئے اس کتاب الٰہی میں ہدایت و رہنمائی موجود نہ ہو۔ اس کے نزول کا اولین مقصد یہ ہے کہ قرآن کے اصولوں پر مبنی نظام اجتماعی قائم اور نافذ کیا جائے۔ مسلمان بحیثیت مسلمان اس دنیا میں عزت و وقار حاصل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ بحیثیت امت و ملت اس قرآن کو عملی طور پر اپنا ہادی و امام نہ بنا لے اور اس کتاب ہدایت کے مطابق اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کو استوار نہ کر لے۔ بقول علامہ اقبال ؒ

گر تو می خواہی مسلماں زیستن نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

بحمد اللہ ہر دور میں ایسے رجال دین پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مسلمانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے اور اس فرقان حمید پر عمل کرنے کی دعوت دینے کیلئے اپنی زندگیاں کھپا دیں اور کھپا رہے ہیں۔ ان ہی خوش بخت حضرات میں ڈاکٹر اسرار احمد بھی ایک خادم قرآن مجید کی حیثیت سے شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص سے یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے دعوت رجوع الی القرآن کو ایک تحریک کی شکل میں بپا کرنے کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور وہ کتاب و سنت کی اساسات پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کیلئے اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں صرف کر رہے ہیں۔

اللہ رب العزت جو "نِعم المولٰی" اور "نِعم النصیر" ہے اس کی تائید و نصرت کا مظہر امسال ایک عجیب شان سے سامنے آیا اور اس نے دعوت رجوع الی القرآن اور تفہیم القرآن کیلئے وہ راہیں کھول دیں جن کی طرف وہم و گمان بھی نہیں جاتا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ۱۶ یوم کے ہندوستان کے دعوتی دورے سے ۲۵ اپریل کو واپس آنے کے بعد حسب معمول پاکستان میں دعوتی سرگرمیوں میں مشغول ہو گئے۔ اس کے پہلو بہ پہلو ۵ مئی کو عمرہ ادا کرنے اور سعودی عرب کے بعض شہروں کا وِزٹ ویزے کی بدولت دورہ کرنے کیلئے روانگی کے

انتظامات بھی ہو رہے تھے۔ اس پر مستزاد تنظیم اسلامی کے نویں سالانہ اجتماع (۲۵ تا ۳۰ مئی) کے انتظامی مسائل بھی پیش نظر تھے' جن پر ۳ مئی کو امیر موصوف محترم بھائی قمر سعید قریشی قیم تنظیم اسلامی سے تبادلہ خیال اور مشورے فرما رہے تھے۔ امیر محترم نے اس مشاورت میں راقم کو بھی طلب فرما لیا۔ اسی مشاورت کے دوران یہ مسئلہ بھی زیر گفتگو آیا کہ آنے والے رمضان المبارک میں جامع قرآن' قرآن اکیڈمی میں تراویح کا کیا انتظام ہو۔ امیر محترم نے فرمایا کہ ترویحہ کے دوران تلاوت کردہ حصہ کے اہم مطالب و مفاہیم پر کئی بار روشنی ڈالی جا چکی ہے' اس کے کیسٹ بھی تیار ہیں۔ انہی باتوں کا اعادہ کچھ جچتا نہیں۔ پھر موسم بھی گرمی کے لحاظ سے شدید سے شدید تر ہوتا چلا جائے گا۔ کوئی ایسا پروگرام سوچنا چاہئے کہ جس میں جدت بھی ہو اور افادیت بھی۔ نیز شرکاء کا ذوق و شوق بھی قائم رہے۔ پھر امیر محترم نے فرمایا کہ "اس موقع پر اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ کیوں نہ اس رمضان المبارک میں تراویح شروع ہونے سے قبل چار رکعتوں میں جتنا قرآن حکیم پڑھا جانے والا ہو' اس کا رواں ترجمہ' اہم نکات کی ممکنہ حد تک مختصر تشریح' ربط آیات اور نظم سور کے ساتھ بیان کیا جائے۔ پھر ہر ترویحہ میں اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ اس طرح اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید حاصل رہی تو ۲۹ رمضان تک دورۂ ترجمہ قرآن مکمل ہو جائے گا۔" بھائی قمر سعید صاحب تو امیر محترم کے اس خیال پر پھڑک اٹھے اور انہوں نے اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ایسا ضرور ہونا چاہئے۔ نیز موصوف نے فرمایا کہ اس طرح ان شاء اللہ یہ ترجمہ مختصر تشریحات کے ساتھ کیسٹوں میں ریکارڈ ہو جائے گا جس سے بے شمار طالبان فہم قرآن مستقل طور پر استفادہ کر سکیں گے۔

راقم نے بھی قمر بھائی کی رائے کی تائید کی۔ امیر محترم نے اس اندیشے کا اظہار فرمایا کہ "اگر یہ کام شروع کیا گیا تو ترجمہ قرآن کے اس کام میں اور بیس رکعات تراویح کی ادائیگی میں کم از کم چار ساڑھے چار گھنٹے کا وقت لگ جائے گا۔ اگر ہم صلوٰۃ عشاء ساڑھے نو بجے شب شروع کریں گے تو پیش نظر پروگرام دو بجے سے قبل ختم ہونا ممکن نہ ہو گا۔ شرکاء کے لئے یہ پروگرام بہت بھاری پڑ سکتا ہے۔ چنانچہ اندیشہ ہے کہ شرکاء زیادہ تعداد میں اور پابندی کے ساتھ اس پروگرام میں شرکت نہ کر سکیں کیونکہ اس طرح پوری شب بیداری میں گزرے گی۔ مزید یہ کہ امسال گرمی کا موسم شدید ترین ہونے کے آثار ہیں اور رمضان المبارک کا پورا مہینہ جون میں گزرے گا جو گرمی کے اعتبار سے اس کے شباب کا مہینہ ہوتا ہے۔ لہٰذا کوئی فیصلہ کرتے وقت ان تمام امور کو سامنے رکھنا ہو گا"۔ بھائی قمر سعید کی رائے یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے بھروسے پر یہ کام ضرور ہونا

کہنا زیادہ موزوں ہو گا۔

پروگرام کے بارے میں بھائی قمر سعید قریشی کا اندازہ بالکل درست ثابت ہوا۔ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ ابتداء ہی سے شرکاء کی تعداد پچھلے سالوں کے مقابلے میں زیادہ تھی بلکہ روزانہ اس تعداد میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ انجمن کی طرف سے اس پروگرام کا ۳۱ مئی کی اشاعت میں لاہور کے چند اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ اعلان کر دیا گیا تھا۔ لیکن حاضری میں اضافہ کا ایک اہم سبب یہ بنا کہ جو حضرات اس پروگرام میں شریک ہوئے جب انہوں نے اس کی افادیت کو محسوس کیا تو انہوں نے اس کا اپنے حلقہ تعارف و اثر میں تذکرہ کیا جس کے نتیجے میں شرکاء کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ چنانچہ قرآن اکیڈمی میں موسم بہار کے جشن کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ آخری عشرہ میں تو یہ کیفیت تھی کہ ہر شب کو قریباً یک صد موٹر کاریں جامع قرآن کے اطراف میں جمع ہو جاتی تھیں اور یہی کیفیت موٹر سائیکلوں کی ہوتی تھی۔ شدید گرمی کے باوصف شرکاء کا ذوق و شوق اور شغف دیدنی تھا۔ شرکاء کی کثیر تعداد اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات پر مشتمل تھی جس میں ڈاکٹرز' انجینئرز' پروفیسر' وکلاء' ممتاز صنعت کار اور تجار غرض کہ ہر شعبہ سے وابستہ افراد شامل تھے جو دن میں اپنے معمولات و مشاغل بھی ادا کرتے تھے اور شب میں اللہ کے گھر میں حالت قیام میں قرآن مجید کا سماع ہوتا اور حالت قعود میں تلاوت کئے جانے والے حصے کے پہلے سے ترجمہ اور تشریحات و توضیحات کے ذریعے قرآن حکیم کے علوم و معارف' حکم و عبر سے مستفید و مستفیض ہوتے۔ یقیناً نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا روزانہ ظہور ہوتا رہا ہو گا کہ ما اجتمع قومٌ فی بیتٍ مِن بیوتِ اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الانزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ــــ اس پورے پروگرام میں خواتین کی بھی اچھی خاصی تعداد شریک رہی۔ اس دورۂ ترجمہ قرآن کا یہ فائدہ بھی یقیناً ہوا ہو گا کہ تراویح میں تلاوت کردہ قرآن مجید کے حصے کے کم از کم پچیس فیصد مطالب و مفاہیم سامعین کے شعور و ادراک کی گرفت میں آتے رہے ہوں گے۔

جامع قرآن کے ہال' اس سے ملحق گیلری اور صحن میں قریباً سات سو نمازیوں کی گنجائش ہے لیکن پہلے ہی عشرے کے بعد تنگیٔ داماں کا سماں پیدا ہو گیا اور آخری عشرے میں تو صورتحال یہ ہوئی کہ بعض مرتبہ شرکت کے خواہشمند اصحاب جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس جانے پر مجبور ہوئے ــــ گرمی بھی پورے شباب پر تھی لیکن اصلاً تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تھا اور اس کتاب عزیز کا فیضان کہ اس کی کتاب مبین کے مطالب و مفاہیم سے واقفیت حاصل کرنے والے مشتاقان کے لئے

اس پورے پروگرام میں تسہیل پیدا ہو گئی اور کسی درجے میں سہی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی ایک کیفیت اور جھلک سامنے آ گئی اور اس کا عملی تجربہ ہو گیا کہ : "وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ" (فللہ الحمد والمنۃ)

معلوم ہوا ہے کہ ماضی میں اس ضرورت کے پیش نظر کہ جو کچھ نماز تراویح میں پڑھا جائے اس کا کچھ مفہوم بھی لوگوں کے علم میں آئے' بعض مشہور دینی درسگاہوں میں اس کا اہتمام کیا گیا کہ نماز تراویح کے آخر میں یا ہر چار رکعات کے بعد پڑھی گئی آیات کے چیدہ چیدہ نکات کا بیان ہو جائے' لیکن اس سلسلے کے ابتدائی تجربات لوگوں کی عدم دلچسپی کے باعث نہ چل پائے اور جن دینی درسگاہوں میں یہ مبارک سلسلہ شروع کیا گیا تھا وہاں اس سلسلے کو جلد ہی بند کرنا پڑا۔ ہماری معلومات کی حد تک پورے قرآن مجید کے ترجمے کی کوشش کہیں اور نہیں کی گئی۔ بہرحال ہر کام کیلئے اللہ کی مشیت میں ایک وقت متعین ہوتا ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق محترم ڈاکٹر صاحب کے شامل حال ہوئی کہ اس تبارک و تعالیٰ نے موصوف کے دل میں یہ خیال ڈالا' پھر ان کو انشراح قلبی عطا فرمایا' ان کو صحت دی ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ!

حافظ محمد رفیق سلمہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے جن کے حسن قراءت نے نورٌ علیٰ نور کا کام کیا۔ ان کی قراءت کا یہ انداز تھا کہ قرآن حکیم کا ایک ایک لفظ سامعین کی سمجھ میں آ رہا تھا۔

ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

اس دورۂ ترجمہ قرآن کے تجربے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مسلم معاشرے میں فی الوقت جو بے شمار مشرکانہ و مبتدعانہ اوہام و رسوم جاری و ساری ہیں اور شفاعت باطلہ کے جس عقیدے نے جڑیں پکڑ رکھی ہیں ان سب کا بڑی حد تک ازالہ عوامی سطح پر دورۂ ترجمہ قرآن سے ہو سکتا ہے اور خالص توحید کا فہم عوام الناس میں راسخ کیا جا سکتا ہے۔

رمضان المبارک کی عظمت اور صیام و قیام اللیل کی افادیت نیز ان کے باہمی ربط و تعلق کے متعلق راقم اپنی جانب سے کچھ عرض کرنے کے بجائے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی نہایت مختصر لیکن حد درجہ جامع تالیف "عظمت صوم" کے چند اقتباسات پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہے جس سے یہ بات بھی سمجھ میں آ جائے گی کہ زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم والے معاملے کو حل کرنے کیلئے کس طرح اللہ تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر صاحب کی رہنمائی فرمائی اور ان کو اس سعادت سے نوازا اور ان کیلئے نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کا اہل و مصداق بننے کا موقع مرحمت فرمایا :

من قال به صدق ومن عمل به أجرَ ومن حکَم به عدَل ومن دعا الیه هُدِیَ الٰی صراطٍ مستقیم

"اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ رمضان المبارک کے پروگرام کی دو شقیں ہیں۔ ایک دن کا روزہ اور دوسرے رات کا قیام اور اس میں قراءت و استماع قرآن! اور اگرچہ ان میں سے پہلی شق فرض کے درجے میں ہے اور دوسری بظاہر نفل کے' تاہم قرآن مجید اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام دونوں نے اشارتاً اور کنایتاً واضح فرمایا کہ یہ ہے رمضان المبارک کے پروگرام کا جزو لاینفک! (یہی وجہ ہے کہ احناف کے نزدیک نماز تراویح واجب کے درجے میں شمار ہوتی ہے) ـــــ چنانچہ قرآن نے وضاحت فرما دی کہ روزوں کیلئے ماہ رمضان معین ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ اس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا' گویا یہ ہے ہی نزول قرآن کا سالانہ جشن!! ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ "رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔" اور احادیث نے تو بالکل ہی واضح کر دیا کہ رمضان المبارک میں "صیام" اور "قیام" لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ :

۱۔ امام بیہقی نے رمضان المبارک کی فضیلت کے ضمن میں جو خطبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا "شعب الایمان" میں نقل کیا ہے' اس کے الفاظ ہیں :

((جعل الله صیامَه فریضةً وقیام لیلہ تطوعًا))

"اللہ نے قرار دیا اس میں روزہ رکھنا فرض اور اس کا قیام اپنی مرضی پر"

گویا قیام اللیل اگرچہ "تطوعا" ہے تاہم اللہ کی جانب سے "مجعول" بہرحال ہے۔

۲۔ بخاریؒ اور مسلمؒ دونوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((مَن صام رمضان ایمانًا واحتسابًا غُفِرَ له ما تقدَّم مِن ذنبه ومَن قَام رَمَضان ایمانًا واحتسابًا غُفِرَله ما تقدّم مِن ذنبه))

"جس نے روزے رکھے رمضان میں ایمان و احتساب کے ساتھ بخش دیئے گئے اس کے تمام سابقہ گناہ۔ اور جس نے (راتوں) کو قیام کیا رمضان میں ایمان و احتساب کے ساتھ بخش دیئے گئے اس کے جملہ سابقہ گناہ"۔

۳۔ امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے روایت کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

((الصیام والقرآن یشفَعان للعبد' یقول الصیام : ای رب انی منعتُه الطعامَ والشهواتَ بالنّهار فشَفِّعنی فیه' ویقول القرآن منعتُه النومَ بالیل فشفعنی فیه' فیُشَفَّعان))

"روزہ اور قرآن بندۂ مومن کے حق میں سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا اے رب! میں نے اسے روکے رکھا دن میں کھانے اور خواہشات سے پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے روکے رکھا اسے رات کو نیند سے پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما تو دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی"۔

اور اب ذرا غور فرمایئے صوم رمضان کی حکمتوں پر!

حقائق متذکرہ بالا کے پیش نظر صیام و قیام رمضان کی اصلی غایت و حکمت اور ان کا اصل ہدف و مقصود ایک جملے میں اس طرح سمویا جا سکتا ہے کہ : ـــــ ایک طرف روزہ انسان کے جسد حیوانی کے ضعف و اضمحلال کا سبب بنے تاکہ روح انسانی کے پاؤں میں پڑی ہوئی بیڑیاں کچھ ہلکی ہوں اور بہیمیت کے بھاری بوجھ تلے دبی ہوئی اور سسکتی اور کراہتی ہوئی روح کو سانس لینے کا موقع ملے ـــــ اور دوسری طرف قیام اللیل میں کلام ربانی کا روح پرور نزول اس کے تغذیہ و تقویت کا سبب بنے ـــــ تاکہ ایک جانب اس پر کلام الٰہی کی عظمت کماحقہ منکشف ہو جائے اور وہ اچھی طرح محسوس کر لے کہ یہی اس کی بھوک کو سیری اور پیاس کو آسودگی عطا کرنے کا ذریعہ اور اس کے دکھ کا علاج اور درد کا درماں ہے ـــــ اور دوسری جانب روح انسانی از سرنو قوی اور توانا ہو کر "اپنے مرکز کی طرف مائل پرواز" ہو گویا اس میں تقرب الی اللہ کا داعیہ شدت سے بیدار ہو جائے اور وہ مشغول دعا و مناجات ہو جو اصل روح ہے عبادت کی اور لبِّ لباب ہے رشد و ہدایت کا!

یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں صوم رمضان سے متعلق آیات میں :

اولاً ـــــ مجرد صوم کی مشروعیت اور اس کے ابتدائی احکام کا ذکر ہوا اور اس کی غرض و غایت بیان ہوئی "لعلّکم تتّقُون" کے الفاظ میں اور ثانیاً ـــــ صومِ رمضان کی فرضیت اور اس کے تکمیلی احکام کا بیان ہوا اور اس کے ثمرات و نتائج کا ذکر ہوا دو طرح پر :

ایک ـــــ "وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ" کے الفاظ میں جو عبارت ہے انکشاف عظمت نعمت قرآن اور اس پر اللہ کی جناب میں ہدیہ تکبیر و شکر پیش کرنے سے ـــــ اور دوسرے ـــــ "وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ .... لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ" کے الفاظ میں جو عبارت ہے انسان کے متوجہ الی اللہ و متلاشی قرب الٰہی اور مشغول دعا اور محو مناجات ہونے سے جو اصل حاصل ہے عبادت رب کا!

الغرض! صیام و قیام رمضان کا اصل مقصود یہ ہے کہ روح انسانی بہیمیت کے غلبے اور تسلط سے نجات پاکر گویا حیات تازہ حاصل کر لے اور پوری شدت و قوت اور کمال ذوق و شوق کے ساتھ اپنے رب کی جانب متوجہ ہو جائے۔"

4۔ مسجد اقصیٰ' میاں پارک' تاج پورہ سکیم' اپروچ روڈ

مدرس : پروفیسر حافظ محمد اشرف

نماز تراویح کے بعد ترجمہ مع مختصر تشریح بیان کریں گے۔

5۔ جامع مسجد بلال' رچنا ٹاؤن (فیروزوالہ)

مدرس : حافظ علاؤ الدین' (ایم اے اسلامیات) امیر لاہور غربی

نماز تراویح کے بعد ساڑھے آٹھ بجے ترجمہ قرآن کا آغاز ہو گا

☆ ☆ ☆

جزوی دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

(نماز تراویح کے بعد صرف ایک گھنٹہ۔ بذریعہ ویڈیو کیسٹ)

(1) برمکان تجمل حسن میر' مکان 28 / 27 گلی نمبر3 (اقبال مسجد والی گلی) پریم نگر' سانده روڈ لاہور

(2) برمکان نثار احمد خان' مکان A / 20 گلی B / 55 خیبر پارک نمبر2' نزد جمیل کوارٹرز' سنت نگر

(3) برمکان شکیل احمد' F / 47 لارنس روڈ لاہور (نزد ادارہ انتقال خون)

(4) برمکان مبارک گلزار' مکان 2069 / B نزد مسجد جمال مصطفیٰ' بیرون موری گیٹ

(5) برمکان سید احمد حسن 'D-16' انکم ٹیکس کالونی ستلج بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن فون : 5413420

(6) برمکان فیاض اختر میاں۔ A / 323 مہران بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن فون : 5416936

(7) برمکان امیر الدین۔ A / 3 داروغہ سٹریٹ' چاہ وزیری والا' ڈھولنوال فون : 7599739

(8) برمکان اخلاق احمد۔ 44۔ منظور پاک' آخری ویگن سٹاپ گلشن راوی فون : 7418571

(9) برمکان شیخ محمد افضال' جسٹس شریف کالونی' سمن آباد لاہور فون : 7560122

(10) برمکان محمد عباس' مکان 1 گلی نمبر1' شاہ کمال روڈ فون : 7583315

(11) برمکان اشفاق احمد' قیوم پارک شاہدرہ لاہور (برائے خواتین)